ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

نمبر (۳۵) — مطبوعہ ۲۷ اگست ۱۹۰۹ء بروز جمعہ — جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

[illegible]

[illegible]

خداوند مسیح کی موت

[illegible]

[illegible]

نور افشاں

پادری ای۔ ایچ۔ ایونگ صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ۔ گولک ناتھ صاحب

پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے۔ + پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹرز

تمام چیزوں سے عبرت

کپلِ وستو کے راجہ کے فرزند ارجمند ساکھی منی گوتم کے واقعات و حالات و حوادث زندگی کو جس غور سے مطالعہ کرنے سے کئی ایک مفید باتیں حاصل ہوتی ہیں جن پر عمل کرنا خالی از فائدہ نہیں۔ ساکھی منی گوتم جو بدھ مت کے آخری دنوں میں بدھ یا بدھ یعنے دانا یا عاقل یا کامل یا صاحب معرفت کہلایا اُن عجیب و غریب شخصوں میں سے ایک تھا جو بچپن سے موجودہ و مرئی اشیا کی ناپائداری اور فنا سے قائل ہو کر مستقل اور غیر فانی چیزوں کے گیان اور معرفت کے حصول کے لیے درپے اور جویا ہو گئے تھے کہ دنیوی زندگی کو حرام بلکہ خود نثاری اور خودکشی کو حلال اور جائز سمجھنے لگے کر تنہا ہو کر اور فقیرانہ بلکہ وحشیانہ صورت اختیار کر کے جنگلوں اور بیابانوں میں درختوں کے پھل پھول بلکہ پتوں پر گذران کرتے اور وحشی جانوروں کے ساتھ وحشی زندگی ختم کر گئے۔ وہ اس دنیا اور اس زندگی کو ناچیز تصور کرتے اور اس سے ایسے متنفر ہو گئے تھے کہ ترقی یا روز افزوں علمی درجہ کی منزلوں کی طلب غور خیال کرتے اور اس کی تحصیل میں مستغرق تھے۔ یہ عجیب و غریب زاہد و عابد لوگ قدیم زمانہ میں قدیم یونان۔ روم اور مصر و ہندوستان میں ہوئے ہیں جن کی سوانح عمری اور حالات زندگی اور تعلیم و تدریس مرقوم اور معلوم اور موجود ہیں اور بعض کی پشت در پشت برابر ان کا نام معلوم بلکہ معدوم کے مساوی چراغ کی تحت اندھیری رات میں چند ایک چلتے اور چمکتے جگنو اور چراغ کی مانند تھے اور چونکہ آپ ہی اس [illegible] کی گلی اور [illegible] تاریک روشنی سے بے بہرہ تھے اکثر ڈگمگاتے تھے اور چراغ کے نیچے اندھیرے کے مصداق ہوتے اور اکثر اوقات خود گمراہ اور اپنے قرابتیوں کو گمراہ کرتے تھے۔ خیر خداوند کریم اُن کی نیت اور سعی اور کوشش اور میلان طبع اور حق کی سعی کو اور جیسا کو جانتا ہے اور وہ جو رحم میں غنی ہے ان کا اجر سے محروم نہ چھوڑیگا حق اور ناحق کا پورا پورا گیان اور معرفت اُن کو بعد زندگی حاصل ہو گا لیکن چونکہ انہوں نے اس نور کی اطاعت اور پیروی کی جو اُن کو جتنا بخشا گیا تھا۔ جتنا انسان کو بخشا گیا ہے اتنا اس سے طلب کیا جاویگا۔

نہایت شکر اور خوف کا مقام ہمارے لئے ہے جو الہام الٰہی کے تاسہ نور کے زمانہ میں بستے ہیں اور حقائق اشیاء کے علم اور گیان کی تحصیل کے پورے پورے وسائل موجود اور آسان ہیں۔ شکر کا مقام اس لئے کہ رحیم خدا نے ہمیں زمانہ میں ان وسائل کو ہمارے اس قدر قریب کر دیا ہے کہ جو چاہے اور ذرہ سعی و کوشش کر کام میں لاوے تو ان کو حاصل کر سکتا ہے اور ان سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اور خوف کا مقام اس لئے ہے کہ اگر ان وسائل کو حاصل کر کے اطاعت اور پیروی نہ کریں یا ان وسائل کے حصول سے بے پرواہ رہیں اور ان کی تحقیق اور بے حرمتی کریں تو ہماری ذمہ داری اور جوابدہی اُن قدیم لوگوں کی ذمہ داری اور جوابدہی سے بہت بڑھ کر ہو گی کیونکہ ہماری جوابدہی اُن سے بہت زیادہ کیونکہ ہماری روشنی اور وسائل اُن کی روشنی اور ان کے وسائل سے بڑھ کر اور بہت زیادہ ہیں کہ جتنا آدمی کو بخشا گیا ہے اتنا اس سے طلب کیا جاویگا۔

فیثاغورس۔ سقراط۔ بقراط۔ افلاطون۔ ارسطو۔ [illegible] کنفوشیس۔ زرتشت۔ [illegible]۔ [illegible]۔ رام چندر کرشن تجربہ [illegible] وغیرہ وغیرہ کا جس میں تجربہ [illegible] شامل ہو گیا ہوا اور وہ کس طرح انجام کو واصل ہوئے ہمارا نہیں اور نہ ہم کو اس قدر جرأت اور دلیری کہ مناسب ہو کر بالفاظ مفصل تحریر کریں بلکہ حکمت اس میں ہے کہ اُن کی سوانح عمری اور تعلیم اور پالیسی کو دیکھ کر اُن کی خوبیوں کی تعریف اور تقلید اور اُن کی قباحتوں اور غلطیوں سے عبرت اور پرہیز کریں۔

ساکھی منی گوتم کی نسبت مرقوم ہے کہ جب وہ قریب بیس یا سولہ سال کا لڑکا تھا وہ انسان کی ہستی کی اصل غرض و انجام کے علم اور گیان کے حصول کے لئے ایسا مستغرق اور محو رہتا کہ زندگی کے لاحق اور لازم معاملات اور لوازمات اور ضروری تعلقات سے بے خبر اور بے پرواہ اور غافل رہتا۔ حتیٰ کہ حیوانی زندگی کی پرورش اور قیام کی چنداں ضرورت نہ سمجھتا تھا۔ جب وہ ایسی روش سے بہت اداس اور غمگین اور بہت ہی کمزور اور لاغر ہو جاتا تھا تو اس کے رشتہ دار اور خصوصاً اس کے والد راجہ خیال کر کے اس کی حالت پر بہت غم رسیدہ ہوتا تھا۔ راجہ نے بیٹے کی تبدیل حالت کی غرض سے ایک عالی خاندان کی شہزادی کے ساتھ گوتم کی شادی کر دی کہ بیوی کی محبت اور عیالداری میں پڑ کر شاید اس [illegible] سے خلاصی پاوے مگر راجہ کی تمام سعی و کوشش بے فائدہ ہوئی اور ساکھی منی دنیا اور اس کی چیزوں سے اور بھی زیادہ متنفر و وحشی پایا گیا۔

گوتم نے عام چیزوں سے عبرت حاصل کی

(۱) ایک روز کا ذکر ہے کہ ساکھی منی شہزادہ [illegible] راجہ کی تاکید اور ترغیب سے مجبور ہو کر رتھ میں [illegible] مشرقی دروازہ سے نکل کر باغ کی سیر کو روانہ ہوا تو [illegible] تعمیرات کی [illegible] ایسی بستی اور [illegible] کہ شہر سے [illegible] میں شاید نے کچھ دکھائی دیتا تھا۔ گو چاں بیچارہ [illegible] مشہور یافتہ نہایت کوشش کرتا کہ ساکھی کا دل بہلا [illegible] کرے اور کبھی اس چیز کی طرف اور کبھی اس نظارہ کی طرف [illegible]



کیا کہ سب لا حاصل۔ شہر سے باہر کچھ فاصلہ پر پہنچکر اُس کی پھر وہی مستغرق تصوف میں غرق ہو گیا۔ اتفاقاً اُس نے کیا دیکھتا ہے کہ ایک بوڑھا ضعیف نحیف کبڑا آدمی لاٹھی کے سہارے بمشکل چلتا اور قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا اور ٹھہر جاتا اور آہ بھرتا اور اپنے وجود اور حالت سے گویا یہی کہہ رہا ہے کہ اے مالک اس زندگی اور اس عمر اور اس حالت میں کچھ مزہ نہیں۔ اس سے تو موت بہتر ہے یہ دیکھکر سدھارتھ چلا اٹھا اور بولا اے کوچبان یہ کیا اور کیسا نظارہ ہے۔ کوچبان نے جواب دیا اے شاہزادے یہ کوئی عجیب اور نادر چیز نہیں بلکہ ایک عام بات ہے۔ یہ ایک بوڑھا آدمی ہے جو بڑھاپے کے باعث نہایت کمزور اور لاچار ہو اور اچھی طرح قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اس میں کون سی انوکھی اور عجیب بات ہے۔ حضور ایسے حیران اور متحیر ہو گئے ہیں۔ آپکے آباؤ اجداد والے ہوئے اگر بھگوان جی کی مرضی ہوئی تو آپ کے والد صاحب بھی بوڑھے اور ضعیف ہو جاوینگے اور حضور خود بھی ایسے ہی بوڑھے اور عمر رسیدہ ہو کر ضعیف و نحیف ہو جاوینگے۔ اس میں کوئی عجوبہ نہیں یہ تو ایک عام حادثہ ہے جو سب پر عائد ہی ہو جاتا ہے اور اپنے وقت پر آتا ہے کوئی چیز اس پر غالب نہیں اور نہ اس کو روک سکتی ہے۔ سدھارتھ نے پھر حیران اور سخت اداس ہو کر کوچبان کو تاکید سے کہا۔ اے کوچبان واپس چل مجھ کو اس سیر کی سیر سے کیا کام۔ میں باغ کی سیر کو ہرگز نہ جاؤنگا کیا تو اس عجوبہ کو ایک عام بات تصور کرتا ہے۔ نہیں جی یہ تو ایک بھاری اور دقیق غور طلب بات ہے۔ اور آہ یہ حقیقی اور عجب واقعہ اور کوئی بھی اس سے مستثنا نہیں۔ واپس چل۔ پیارے کوچبان میں سیر سے واسطہ نہیں رکھونگا۔ مجھکو تو ایک سخت فکر لاحق ہو گیا ہے۔ مجھے بچپن اور جوانی کا سخت دشمن پڑا ہوا معلوم ہوا اور میں آج سے اس فکر اور تدارک میں مصروف ہونگا کہ اس دشمن کا مقابلہ کروں اور اس کو جان سے ماروں چل جلدی واپس چل۔

۲۔ پھر جب سدھارتھ اس بات کی دیر کے بعد گئے زیادہ متفکر اور مجذوب اور تصورات میں مستغرق رہنے لگا تو باپ نے بہت سمجھا بجھا کر پھر باغات کی سیر کے لئے اُس کو آمادہ کیا۔ جب گاڑی مغربی دروازہ سے باہر کچھ فاصلہ پر پہنچی اور سدھارتھ آگے کی طرح فکر اور تصور کے دریا میں مستغرق تھا اور گو ہر بیرونی اور خارجی شے پر غور سے نظر کرتا تھا پھر اتفاقاً ایک مرتبہ چونک پڑا اور کوچبان کی طرف مخاطب ہو کر یوں بولا اے کوچبان دیکھ سڑک کے کنارے پر کیا نظارہ کیا عجیب ہے۔ تو مجھ کو بتلا کہ یہ کیا اور کون ہے جو اس قدر بیتاب اور پیچ و تاب کھاتا اور ہائے ہائے کرتا۔ سارا بدن سوکھا اور لرزاں اور جل رہا ہے زبان پیاس کے اسنے تالو سے لگی جاتی ہے اور بدن کے ہر جزو میں درد ہے اس کا وجود اور تمام حالت گویا یہ کہہ رہی ہے کہ اس زندگی اور اس حالت سے موت بہتر ہے۔ کوچبان نے جواب دیا اے صاحب یہ بھی ایک عام درد ہے اور ذرا بھی حیرانگی کی بات نہیں۔ آپ تو خواہ مخواہ ہی عجیب ہیں جو ذرہ ذرہ عام واقعات پر حیران ہو جاتے ہیں۔

بھلا صاحب اس میں کیا عجیب بات ہے کہ آپ ایسے حیران اور متعجب ہیں کوئی بیمار آدمی کمزور اور لاچار ہو کر راہ کے کنارہ پڑا ہے اس کو تپ لرزہ چڑھی ہوئی ہے اور درد کے مارے ہائے ہائے کرتا اور کراہتا ہے۔ یہ بیماری کی حالت ہے اور سب بیماری اور سلطنت ہوتی اور کوئی اس سے بچا نہیں۔ آپ کے باپ دادا بھی بیمار ہوتے تھے اور آپ خود بھی شاید بہت مرتبہ بیمار ہو جاوینگے یہ کوئی عجیب اور انوکھی بات نہیں ہے۔ سدھارتھ نے جواب دیا اے کوچبان تم اس واقعہ کو ایک عام بات سمجھے ہو مگر میں اس کو بھی ایک بھاری اور درد ناک معاملہ تصور کرتا ہوں کہ یہ بھی زندگی سے بھرا دشمن مقابلہ میں موجود ہے اس کے قتل کی تدبیر کرنا چاہئے اے کوچبان واپس چل مجھے عیش و عشرت اور باغات کی سیر اور تفریح طبع سے کچھ غرض نہیں۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ بچپن کے مقابلہ میں بڑھاپا اور جوانی کے سامنے بڑھاپا اور بیماری موجود ہے اور اب میں صحت اور تندرستی کے خلاف بیماری اور دیکھ کہ حاضر یا مستقبل اُس کا فکر اور تدارک ضروری ہو گیا ہے اُن پر جو ایسے جانی دشمنوں کے حضور غافل اور بے فکر رہکر زندگی ضائع کر جاتے ہیں۔ میں تو غافل اور بے فکر نہ رہونگا۔

۳۔ اس کے بعد تو سدھارتھ نہایت ہی مغموم اور پریشان خاطر رہتا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جلد ترک دنیا کر کے فقیرانہ لباس پہنکر راج بھاگ کو چھوڑ دیگا اور گھر سے نکل جنگلوں اور پہاڑوں میں سکونت اختیار کریگا۔ ایسی حالت کے دیکھنے سے راجا کے دل پر سخت صدمہ وارد ہوا اور پھر ایک مرتبہ سدھارتھ کے دل بہلانے کی سعی و کوشش میں دل و جان محو و مستغرق ہوا اور اس کو بمشکل تفریح طبع کے لئے تیار و آمادہ کیا۔ جب وہ شمالی دروازہ سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک جنازہ بمعہ لوگوں کی انبوہ کے جا رہا ہے اور ماتم کرتے ہوئے مرگھٹ کی طرف جا رہا ہے تب تو اس نے سخت تعجب اور افسوس سے کوچبان کی طرف مخاطب ہو کر نہایت رنج و غم کی آواز سے یوں کہا اے کوچبان بھلا یہ کیا نظارہ ہے کیوں لوگ روتے پیٹتے اور ماتم کرتے ہیں۔ کوچبان نے جواب دیا حضور یہ بھی ایک عام دید اور روزمرہ کا نظارہ ہے۔ کوئی شخص فوت ہو گیا ہے اور اس کے دوست اور رشتہ دار اور جان پہچان اس کی رحلت جدائی کے سبب غم کا اظہار کرتے ہیں اس میں بھی کوئی عجوبہ پن نظر نہیں آتا کہ یہ حادثہ بھی سب پر یکساں واقعہ ہوتا ہے اور کوئی بھی موت کے پنجہ سے خلاصی نہیں پاتا اور کوئی اس سے بچا نہیں۔ آپکے بزرگ اور آباؤ اجداد رحلت کر گئے اور راجہ صاحب بھی اسی طرح گذر جاوینگے اور خود حضور پر بھی یہ موذی اور منحوس موت طاری ہوگی حضور کیوں ایسی باتوں پر تعجب کرتے اور فکر مند ہوتے اور روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ تب تو سدھارتھ نے نہایت حیران اور پریشان خاطر ہو کر کوچبان کو سخت افسوس سے کہا۔ بس یہ کافی ہے چل اے کوچبان واپس چل۔ مجھے زندگی سے نفرت ہو چلی ہے کہ میں عیش و عشرت اور تفریح طبع کا خیال کروں بس یہ کافی ہے۔ اب تو میں دیکھتا ہوں کہ تین سخت دشمن ہر

قائل ہے جو ہے انسان کے مخالف کرتے ہیں اور اُس پر غالب آتے ہیں۔ میرا فرض ہے کہ میں اُن سے لڑوں اور اُن پر غالب ہونے کی تدبیر کا فکر کروں۔ بس چلا ہو کہ جہان دلیر ہیں اس کے بعد ساکھی ہی چند روز میں ہی گھر بار عہدوں تخت دولت وطن وغیرہ کو چھوڑ کر خانہ بدوش ہو کر جگہ بجگہ اس بات کی تلاش میں آوارہ پھرا کئے کہ کسی طرح ان تین سخت دشمنوں یعنی بڑھاپا بیماری اور موت کو شکست کریں اور ان پر فتح حاصل کریں۔ کئی ایک استادوں اور گروؤں سے تعلیم حاصل کی گر سب لاحاصل آخر کار اُس نے نروان کا مسئلہ جاری کیا اور اپنی تعلیم کا دار و مدار اس بات پر رکھا کہ تمام خواہشات اور جذبات کے قمع کرنے پر خوشی اور راحت تامہ کا حصول منحصر رکھتا ہے۔ اس نتیجہ پر ہم کو زیادہ طول نہ دینگے گر صرف یہہ کہکے ختم کرینگے کہ بیچارہ ساکھی ناچار تھا۔ الہام الٰہی سے محروم اور بے بہرہ تھا۔ اندھیرے میں ٹٹولتا پھرتا تھا۔ طالب حق تو تھا گر ظلمت تاریکی کے باعث کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ٹھوکریں کھاتا پھرتا تھا۔ اُس کے انجام پر ہم فیصلہ کے الفاظ تحریر نہ کرینگے اُس کی محدود روشنی کے مطابق اُس کا انصاف ہوگا۔ ہم اتنا تو ضرور تحریر کرینگے کہ افسوس ہزار افسوس اُن پر جو ان تینوں کل دشمنوں یعنی بڑھاپا۔ بیماری اور موت کو روز بروز دیکھکر بے پرواہ اور سنگدل رہتے اور ذرا بھی فکر نہیں کرتے کہ ان کا سبب اور آغاز کہاں سے ہوا اور ان کا تدارک اور علاج کیا ہے اور جب اُن کو تدارک اور علاج کے وسائل بتلائے جاتے ہیں تو ذرا بھی متوجہ نہیں ہوتے بلکہ لا ابالی اور گھمنڈی معلوم ہوتے ہیں *

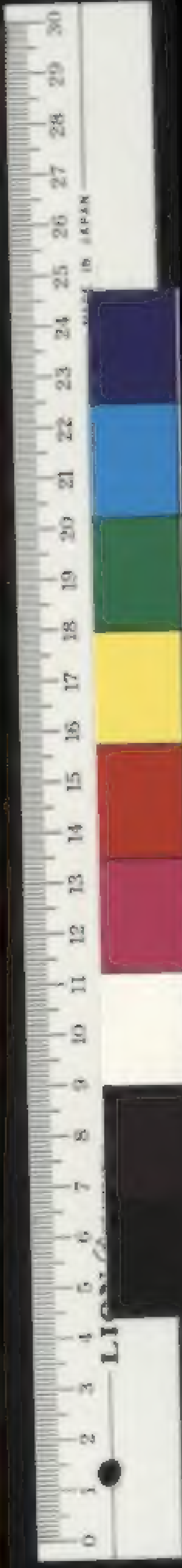
ہم آواز بلند کہتے ہیں کیونکہ یہہ آواز ہماری نہیں بلکہ آواز الہام ہے اور وہ الہام بائبل میں موجود ہے کہ بائبل کے سوا اور کوئی الہام کبھی نہیں کہ یہہ تینوں سخت دشمن گناہ کا ثمرہ ہیں۔ انسان کی حکم عدولی کا پھل ہیں اور کوئی آدمزاد ان کا علاج اور دفعیہ نہیں کر سکتا خواہ وہ آدمزاد کیسا ہی ہو اور زاہد و عابد کیوں نہ ہو۔ علاج ان کا خدا فقط خدا ہی کر سکتا ہے اور اُس نے کیا بھی ہے اور اس کا نسخہ اور اشتہار بائبل میں مندرج ہے کہ صاف صاف فرمایا ہے کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ چنانچہ جو ایمان لاتے ہیں وہ مسیح ابن اللہ کو فقط نجات دہندہ کے وسیلے سے خدا کے فرزند ہو جاتے ہیں۔ ابن اللہ نے موت پر فتح پائی ہے وہ فرماتا ہے کہ راہ و حق اور زندگی میں ہی ہوں۔ پھر جیسا کہ قیامت اور زندگی میں ہی ہوں۔ میں جاتا ہوں کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور پھر آکر تمہیں اپنے پاس لے لوں تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو وغیرہ وغیرہ کیا ہی اچھا ہے یہ بیماری اور موت کا گھر جبکہ ابدی زندگی یہاں سے شروع ہوتی اور جہاں ابد تک سکھ اور صحیح اور لازوال زندگی ابن اللہ سے ملتی ہے *

مُرشد

بقیہ

خوش مزاجی کی برکتیں

بعض لوگ متعجب ہیں کہ ایک حکیم کیونکر خوش مزاج رہ سکتا ہے جبکہ وہ ہر وقت رنجوروں میں رہتا ہے۔ وہ لوگ جو اُس کے پاس آتے ہیں وہ اُس کو اپنے معالجے کے لئے بلاتے ہیں کسی نہ کسی طرح کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ہر چہار اطراف میں رنج و الم دیکھکر کیونکر اپنے چہرے پر بشاشت ظاہر کر سکتا ہے یا اپنے گھر میں سوائے اداس چہرے کے اور کیونکر جا سکتا ہے۔ اس کا مصیبت زدوں اور رنجوروں پر نگاہ ڈالنا لازم ہے۔ وہ بطور خادم کے آرام اور تخفیف درد کے واسطے موجود ہے۔ اور یہاں تکلیف سے جو محض ہمدردی سے پیدا ہوتی ہے محفوظ رکھتی ہے اس کے دل میں اس خیال سے کہ میں مدد پہنچا سکتا ہوں خوشی ہوتی ہے۔ یوں ہی مسیح چاروں طرف لوگوں کو دیکھتا تھا۔ جو غم اور گمشدہ حالوں میں مبتلا تھا۔ لیکن وہ دنیا میں خوشخبری اور تسلی دہ اور نجات دہندہ تھا۔ اور وہ اسی حالت میں خوشی حاصل کرتا تھا۔ اگر ہم اپنا تعلق اپنے آس پاس کے آدمیوں سے اسی رشتہ سے بنے یعنی شفا بخشنے والا رکھیں تو وہ بہت سی خرابیوں سے جو ہمیشہ لوگ غیروں کے ساتھ ربط ضبط رکھنے سے اُٹھاتے ہیں محفوظ رہینگے۔ جب ہمارے کو ایک شخص کے قصور یا گناہ کی نسبت یہہ ہوگی کہ کس طرح سے میں اُس آدمی کو اُس کی غلطی یا سہو سے بچاؤں۔ کس طرح سے میں اُس کے ساتھ بھلائی کروں۔ اور وہ بیچارہ شاید وہ اپنی بھول چوک پر غالب آسکے۔ جب ہم سیکھنا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے پڑوسیوں کو محبت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اس سے ہم خوشی حاصل کریں گے۔ اور بالعوض تہمت کرنے اور قصور وار ٹھہرانے کے ان کی مدد کرنے میں جو کسی طرح مسیح کی مدد کے خواستگار ہیں آزردہ مند ہونگے۔ نیکی کرنے کے اشتیاق سے بڑھکر زندگی میں خوش و خرم رہنے کے واسطے اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا صاحب فرماتے ہیں۔ اگر مجھے کوئی پوچھے کہ تم خلقت کی زندگی میں کیا شے پسند کرتے ہو۔ تو میں جواب دونگا کہ میں شیریں مزاج نہیں ہے حرکت خبیثہ خلقت کے بدمزاجی اور بدہو کے نیچے دبی ہوئی جاتی اور جو عقل ناچیز ہو لیکن جو شخص زندگی کو خوش بختی اور برکت دار بناتی ہو جا ہو نکالے۔ اپنی خوشی کے نکال دینے میں ہر شخص کو حقیقی برکت اور حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے وہ جو خوش مزاج رہا کرتا ہے۔ ہر جگہ برکت کا باعث ہے۔ ہمارا فرض نہیں ہے کہ لوگوں کے درمیان بشاشت کی روح سے جائیں۔ محبت کے فرض کا ایک حصہ ہے جس کے ہم اپنے ہر جنس کے مقروض ہیں کہ ہمیشہ ان کو اپنی عمدہ باتوں سے محظوظ کریں اور بجائے ملول اور مغموم اور آزردہ ہونے کے خوشی اور انبساط و شادمانی ظاہر کریں۔ بیکار ظاہر ہے تاکہ ہم دنیا کے لئے نور ہوں



[illegible] بدمزاجی آدمیوں کے سامنے ایسی چلے کہ وہ ہمارے ایک بھائی کو دیکھیں اور ہمارے باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کریں۔ ان میں شکایت اور ملال میں کوئی فرق نہیں۔ اور جبکہ ہم اپنے چاروں طرف رنج و غم کو جگہ دیتے ہیں۔ خدا کے اس خیال تک جو ہماری زندگی کی بابت ہے۔ بالکل نہیں پہنچے۔ بلکہ جائز ہے کہ خدا کے لطف فضل کو تسلیم کر کے اپنے درد و غم اور مصیبت کو دل میں چھپا کر اور آرام آنکھوں کی دوستی چہرہ پر ظاہر کریں۔ تب ہمیں واجب ہے کہ اپنے سب رنج و الم کو مشفق خداوند کے واسطے انجام دیتے ہیں۔ اس طور پر ہم اپنے زبان اور عمل پر فتح حاصل کرتے اور ہر ایک پر اپنے خوش گوار برکت انڈیلتے ہیں ٭

خوش مزاجی کی برکت گونا گون ہے۔ وہ بے تکلف انسان کو خوشحال کرتا ہے وہ ایسے دلوں میں زندگی کا چشمہ ہے۔ وہ سکھوں کے کام کو آسان کرتی ہر [illegible] ہر ایک جاتی ہے اس شخص کو جو خوش مزاج ہے زندگی پر غالب ہے شخص کے مقابلہ جو غمزدہ اور ناخوش ہے آدمی بھی کم معلوم نہیں ہوتی۔ وہ جو [illegible] جنگ جدال کو کیا آتا ہے جبکہ دل خوش ہے اور جنگ میں فتح آسان ہو جاتی [illegible] دل پژمردہ اور گھبرائے ہوئے کو پست کر دیتی ہے کہ [illegible] نہیں وہ آسمان کے ستاروں کو چھپا لیتی اور نئے آسمان پر سیاہی کے رنگ لگاتی ہے۔ وہ دل کی امید کو دفع کر دیتی ہے۔ وہ اس کی شیرینی روح میں گھس جاتی اور آنکھوں کو تاریک کر دیتی ہے۔ اس بھری دنیا میں ایک بے بہت آدمی رہنے کے قابل کوئی چیز نہیں پاتا۔ اس آئندہ طبیعت کا ذاتی خاصہ اُمید ہی اور تسلی ملنے کی چیز ہے۔ کوئی دوا شخص ایسا زیادہ وحشت ناک نہیں ہے جیسے کہ مُردہ دلی۔ لیکن خوش مزاجی اُس کے لئے جو اُس سے ملتا ہے ایک فرشتہ ہے۔ وہ لشکر فتح کرنے والے سے زیادہ زندگی کے جنگ میں روح بخشتی ہے۔ وہ جو ہمیشہ خوش ہر وقت مزاج پر حکمران رہتا ہے وہ کسیطرح مغلوب نہیں ہو سکتا۔ خوش مزاجی بہادری ہے۔ نیز زندگی کو صحت بخشتی ہے۔ ہر ایک کے لئے عمدہ سے عمدہ دوا ہے۔ ایک [illegible] کا قول ہے کہ خوشدل عمدہ دوا کی ہے لیکن شکستہ خاطر کی ہڈیوں کو خشک کر دیتی ہے۔

وہ جو خوش مزاج نہیں مریض ہو اُس کا دل غم اُٹھانے کی زندگی کی تمام خوبصورتی کو مرجھا دیتا ہے اور وقت سے پیشتر ضعیف ہو جاتا ہے۔ اُس کی قوت گھٹتی جاتی ہے۔ ایک پژمردہ دل ہڈیوں کو خشک کر دیتا ہے۔ لیکن خوش مزاجی دوا ہے۔ اس سے صحت ترقی پاتی ہے۔ وہ جو آپ کو اپنے اندر دل پر بیمار ظاہر کرتا ہے [illegible] بیمار ہے۔ لیکن وہ جو ایسے امراض سے منکر ہوتا ہے اور خوش مزاجی کے ساتھ بھلے چنگے کی طرح رہتا ہے بہت سے دُکھ ہیں جس کا نتیجہ اگر وہ اس کے مطیع ہو جاتا بہت سنگین نظر آتا غائب ہو جاتا۔ خوش مزاجی تندرست رہنے کے بے خاص بھید ہے۔ اس سے آدمی جوان بنا رہتا ہے۔ وہ دائمی جوانی کا ایک راز ہے۔ سویڈن برگ صاحب کا یہ خیال اصول ہے۔ کہ آسمان میں ضعیف سے ضعیف فرشتہ جوان ہے۔ وہاں کل زندگی جوانی کے موافق ہے۔ اس کی ایک یہ وجہ ہے کہ وہاں کل اہل خوش اور شادمان ہیں۔ اگر آسمان میں بھی لوگ گڑگڑاتے اور شکایت کرتے اور سست ہوتے۔ اور دیگر اُداس غضبناک اور سست چہرہ بنا کر اس دنیا کے مسافروں کی مانند جو آسمان کا سفر کر رہے ہیں آپس میں جھگڑتے اور اڑتے اور بدل کے تو آسمان میں چند ہزار برس میں بہت ضعیف ہو جاتے۔ لیکن ہمیشہ خوش رہنے کی وجہ سے وہ جوان بنے رہتے اور جوان ہوتے جاتے۔ اس دنیا میں بھی یہی [illegible] ہے خوش مزاجی کا باوجود دقیانوسی کے بوڑھوں کو جوان بناتے رکھتا۔ اس طریقہ سے خوش مزاجی اپنی بخشش اور برکت اپنی قوت میں دکھاتی ہے۔ یہ خاص اسکا فیض ہے۔ وہ آپ ہی اپنے حسن کی پوشاک بنتی اور جمیل بکمال بن جاتی ہے ٭

خوش مزاجی اوروں کو بھی فیض بخشتی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو بہانہ کرتے ہیں۔ اور خداوند کو اس لیے پیار کرتا ہے کہ متقی اور صابر ہو لیکن وہ ہر ایک کی زندگی کو جو اُن کے آس پاس رہتی ہیں مغموم کر دیتے ہیں۔ وے جب اپنے دستور میں آتے ہیں۔ لیے اداس نظر آتے ہیں جیسے کہ ایک جنازہ جلوس میں سے نکل کے سرخرو ہو جاتا ہے۔ وے ہمیشہ خشکی کی باتیں کرتے ہیں۔ اگر ان کی تندرستی کی نسبت ان سے دریافت کریں تو کبھی کوئی جواب کہ ہم اچھے ہیں نہ دینگے۔ تم ہمیشہ ان سے بیماری یا علالت کی خبر کے شکایت سنوگے۔ تم کسی معمولی گفتگو کیوں نہ چھیڑو۔ وہ اس سے اپنی اُداسی ظاہر کرنے کا موقع نکال لیتے ہیں۔ اُن کی باتیں جو وہ دوسروں سے کرتے ہیں۔ عمدہ لطف سے خالی ہیں۔ جہاں پرانی کا گذر ہوتا ہے وہ خشکی کی دریا کے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ اوروں پر ایسے اشخاص کا اثر بے بیان ہے۔ اگر تم ایسے اشخاص کے پاس تھوڑے وقت رہو تو تم گھنٹوں تک اس اُداسی کی سوچ میں جو قابل بیان نہیں مبتلا ہو گے۔ اور تمہاری زندگی اگر تم تھوڑی دیر تک بھی ایسی ضعف دینے والی صحبت میں رہو تو پژمردہ ہو جائیگی ٭

یہ خوش مزاج سے بہت برخلاف ہے۔ جہاں پہ وہ جاتا ہے اور جو اس کی زندگی کو خوشحال کرتا ہے۔ اگر تم اس کا مزاج دریافت کرو۔ تو تمہیں ایسے خوش اور مسرور طریقے سے جس سے تمہاری طبیعت خوش ہو جاوے جواب دیتا ہے۔ وہ اپنی تکلیفوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہے کہ ناشتے کے وقت بیہودگی سے کریں کیسی بے آرامی سے سوئے اور گھنٹوں کا شمار کیا۔ اور صبح کی حالت بے چینی کا تذکرہ کرتا ہے۔ وہ محض مسرت بخش باتوں کا ذکر کرتا ہے جس سے صبح کی خوشی کسی بے چینی کے بیان سے افسردہ ہو جاوے پسند کرتا ہے ٭

ایک خوش مزاج آدمی جیسا اپنے شریف آدمی اعلیٰ ذات سے ایسی تاثیر پیدا کرتا ہے جیسے کہ موسم سرما کی گرمی کھیتوں میں پھیل جاتی ہے وہ دوسری اعلیٰ اور عمدہ تخم کو جو اُن میں ہے جگاتی اور بچاتی ہے۔ وہ ان کو نئی دہ ضمیر اور طاقت دہ خوش بناتی ہے۔ ایسا شخص دنیا کے ایک چھوٹے حصے کو زیادہ روشنی اور شوخ اور خوشنما بنا دیتا ہے۔ صبح کو وہ سے ملاقات کر کے ہی بخشش کو جس سے دن بھر کی محبت اور جانفشانی ملتی ہے جب تک ہو حاصل کرتا ہے اس کا سرگرمی سے معمول کرنا کہ اُن میں جوش اور قوت پیدا کرتا ہے۔ اس سے تھوڑی دیر تک گفتگو کرنے سے روح زندہ اور تازہ

جو جاتی ہے - زندگی کا نفع اور خوشی اس کو معلوم ہوتا ہے - اور سب کام اور خدمت کرنے میں مستعدی پیدا ہوتی ہے - کسی خاندان میں ایسے خوش مزاج آدمی کا فیض بے بیان ہے - اس سے گھر کے اُس کی راحت بخش اور تسکین دہ اثر کی روشنی پھیلتی ہے - اس سے مصیبت کی پریشانی کا طوفان ہونی کا تقوع دنیا وی انگلی دار بکلے کے جہاز پر ہے - ڈرتے ہوئے گھر کے خاموش پانی میں طوفان والا دنیا بر گشت جاتا ہے - اسواسطے خوش مزاجی کی پوشیدہ تاثیر کے وہ آدمی جو اس سے مس ہو جہاں کہیں جاتا ہے سلیم خوش مزاجی کی کارآمد قوت بن جاتا ہے - جب وہ کسی شکستہ دل پژمردہ سے ملتا ہے - تو پژمردہ دل بچنے میں فرق کیا نہیں ہوتا - اور زندہ دل شگفتگی ہر ایک کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتا ہے - ہمدردی ہمارا شیوہ ہو - لیکن بجائے اس کے کہ تکلیف کے اظہار خاموشی سے سنتے جائیں اُس کو ادھی کمی کا وہم ہے - اس دگیر اور ٹھکے ماندے دل میں تھوڑی سی قوت دینے کی کوشش کرنی چاہئے - تمہارا سچا وفادار دوست اگر تسکین دہ بھی کچھ نہیں کرسکتا تو اتنا کرسکتا ہے کہ تم اپنی تکلیف کو انسانی کے ساتھ اُٹھاؤ - یہی خوش مزاج آدمی کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے - وہ انسانی تسلیوں کی کوشش ہے - لیکن اس بات کی سعی میں رہتا ہے کہ کس طرح نئی اُمید اور ہمت اُن میں جو دلگیر ہیں پیدا کرے - وہ غم زدہ گھر میں صرف اس لئے نہیں جاتا کہ اُن کے ساتھ جو آبدیدہ ہیں آنسو بہاوے بلکہ اس لئے کہ کچھ تسلی کی باتیں اُن سے کہے تاکہ وہ جو ماتم کرتے ہیں اپنے غم کی برداشت کرنے میں زیادہ مضبوط ہوں - جب وہ اُن آدمیوں سے جو فکر کے بوجھ کے نیچے دبے ہیں ملتا ہے - تو وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ میں ان کی حالت پر ہمدردی کر کے ... بس میرا فرض ادا ہو گیا - بلکہ وہ اس سعی میں رہتا ہے کہ ... ان کو کہکر وہ ... جب فوں - بلکہ ان کے دل کو تھوڑی تسلی اور قرب حاصل ہو - ایسی خوش مزاجی کے ذریعہ کام ہر ایک دم پر فیض بخشتے ہیں - اس کی خدمت لوگوں کی زندگی میں بیان سے باہر ہے - اور ایسی زندگی بیش قیمت ہے - اس کے چال کا نتیجہ قیمت میں بہت روشن ہوگا - ایسی خدمت کی ہم نے توفیق

ہو - یہ دنیا دلکشی سے پُر ہو - کیونکہ زیادہ تر لوگوں کی زندگی میں خوشی اور خوشحالی نہیں - دنیا میں تمہارے لئے رنج ہے - اُن لوگوں کے واسطے جو اس دنیا میں آتے ہیں بہت ایک معمولی اُداسی کی کوئی ... نہیں ہے ہمارے چاروں طرف روز مرہ غم کی آہ اور غمزدہ لوگوں کی آہ و فغاں کی تکلیف اور آزار کے نالے اُن سے جو تاریک گھر کے سینوں میں آتے ہیں - انسانی امداد کی ہمیشہ ضرورت ہے - یہ عام طور پر ممکن نہیں ہے کہ ان کی سخت حالت کو جو کہ زندگی کی مصیبت میں ہیں بدل دیں - لیکن ممکن ہے کہ ہم اُن کے ساتھ بار دردی ہمدردی ظاہر کریں اور تقویت دیں - مسیح سے وہ پیالہ اُٹھا نہیں لیا گیا تھا - لیکن ایک فرشتہ آسمان سے آکر تقویت بخشتا تھا - کوئی خدمت جو انسانی محبت کر سکتی ہے - ایسی خوشنما نہیں ہے - جیسا کہ کسی آدمی کی خدمت جو خوش کرتا ہے - وہ لوگ جنہوں نے اس خدمت کو سیکھا ہوتی اور اونچ خدمتگار بندے ہیں جو اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ ان کے واسطے جو نجات کے وارث ہوں گے خدمت کریں ۔

ایک عمدہ قصہ بیان کرتے ہیں کہ ہزاروں برس گذرے کہ ایک سنسان جنگل میں کچھ کاہی جمتی لگی تھی - جب کہ دھوپ کی گرمی بھی تو وہ پھیل گئی - حتیٰ کہ وہ ایک ملائم خوبصورت اور چمکیلے رنگ کا فرش دکھلائی دینے لگی - ایک روز مسیح بیابان کی طرف سے اس جنگل میں گذرا - بباعث سخت رستے کے اُس کے پاؤں مجروح ہوئے - اور خون ٹپکنے لگا - وہ راستہ کاہی کے فرش کی طرف جاتا تھا - اور جب اُس کے زخمی اور ماندہ پاؤں اس پر چلتے تھے تو اس کو راحت اور آرام بوجہ اس کی ملائمت کے حاصل ہوا - اس آرام کے واسطے جو اس نے پایا - اپنے محبتی دل سے ایسے کلمات فرمائے جن سے وہ کاہی ہمیشہ کے لئے متبرک ہو گئی - تو ہر ایک نباتات پر جس پر سے گذرتا ہو مبارک ہو - اُسی وقت سے کاہی کی سب شاخوں میں سے اصل گلاب برگزیدہ ہو کر کھڑا ہو گیا - یہ صرف ایک قصہ ہو - لیکن ہم اس کے جلیہ خوبصورتی میں ایک

سبق سیکھتے ہیں - اور وہ یہ ہے کہ جب مسیح ہر ایک جگہ ہر ایک وقت اس حلیم خیال کو جس سے کسی تھکے ماندے کا راستہ ... آسان ہو جاتا ہے زیادہ متبرک بخشتا ہے ہم اس دنیا میں اس لئے رکھے گئے ہیں کہ ہم سے اوروں کو فیض پہنچے - اگر ہم ایک کاہی کے فرش کی طرح کسی تھکے ماندہ اور تھکان زدہ کے لئے تسکین تو بخشتا ہے سے برکت پائینگے - ایسی عمدہ خدمت ہم پر ... ہیں - مسیح ہمیشہ اپنے لوگوں کے دلوں میں سے ہو کر گذرتا ہے رحمت و شعور گذار ہے - اور جہاں جہاں وہ پیادہ چلنے میں چل ٹپکتا ہے - وہ جو اس لئے جیتا ہے کہ خوشی اُمید اور قوت بخشے اشتاد اُس کو برکت دیگا ۔

مترجم

اے - پیٹرسن - ہیڈ ماسٹر -
مشن سکول ...

پادری احسان اللہ صاحب کے لکچر کا نیک اثر اجمیر میں

ہمارے ناظرین بانکین سے یہ بات پوشیدہ نہیں ... کہ جناب پادری احسان اللہ صاحب سابق مشنری ... ہیں - ناظرین آل پنجاب کو عرصہ ڈیڑھ سال سے جو کچھ ... جلیل پوتھ صاحب آف دی سالویشن ... ہوئی ہے - اُس کا مکمل ثبوت یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف نے ملازمت مشن سے کنارہ کشی کر کے انجیل شہر بشہر مسیح ... کی منادی کرتے پھرتے ہیں - آپ کی نسبت مسلمان ... ناقلین میں عجیب و غریب قسم کے خیالات اپنا اپنا ڈھنگ ... کر رہے ہیں - ایک ... پادری صاحب کو محض ... سائنس و نیز آسانی سے سفر کرنے والا سیاح وغیرہ ...

ہے یا دل کی آرزو - دوسری بات یہ کہ وہ بیت المقدس پرست خیال کرتی
ہیں جہاں دونوں پادشاہ کے فیصلے کے بیچے ان کا لڑکا حزن
کو مناسب نہیں سمجھتے ہیں - اس وقت ہم آپ کے لیکچروں
پر ہمارے بیان سے گئے اُن کا لب و لباب وہ یہ نظرین باتیں
اسے ہیں - ۱ و جولائی ؟

مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۹۴ء کو آپکا لیکچر وقت شام کے چھ بجے
سینٹ جانس چرچ میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا - آپنے
اپنے لیکچر میں یہ خاص بات ثابت دکھائی تھی کہ آیا کرم نہ بالخصوص کی
جو میں ہے کے سلسلہ میں آپنے یہ بات ساتھ خوبی کے ثابت
کر کے دکھلائی تھی کہ دیسی کلیسیاؤں کے درمیان مسیحی جوان
موں عام وقتوں کو بھی نہیں - ایسی حالت میں کب امید ہو سکتی
ہے کہ مذہب عیسوی ملک ہند میں ترقی کرے - پس جب تک ہم
میں روح القدس جو ہمکو ملا ہے اُس کو ٹھیک طور سے کام میں نہ لاویں
ہماری عبادت روزہ و نماز سب عبث اور لاحاصل ہیں - آپکے
لیکچر والا کلمات نے مسیحیان اجمیر کے دلوں کو چھید ڈالا - شکر
کا مقام ہے کہ آج مسیحیان اجمیر کی جس قدر حالت کہ قبل ازیں
کبھی نہیں ہوئی تھی ۔

مورخہ ۱۹ اگست ۱۸۹۴ء کو آپ کا لیکچر مشنری ہسٹ
ہال میں تھا - جس میں آپ کا مضمون خود غرضی کا ستیاناس
تھا آپنے اس میں یہ بات ساتھ خوبی کے ظاہر کی تھی کہ جب
تک انسان سے خود غرضی نہ جاتی ہے تب تک وہ کسی
طرح خدمت کسی کے قابل نہیں ہے - آپ کے اس لیکچر کا نیک
اثر بہت ہوا لیکن ہم ساتھ افسوس کے اس بات کو ظاہر
کرتے ہیں کہ ایک معزز یورپین جنٹلمین کے دل میں تیر کاری لگا -
اگر ہم جانتے ہیں کہ پادری موصوف کی ہرگز ہرگز یہ منشا نہ
تھی کہ کسی کی دل شکنی کریں - لیکن پادری صاحب نے خود غرضی
کی نسبت جو کچھ فرمایا وہ تمام باتیں مذکورہ بالا جنٹلمین میں
پائی جاتی تھیں ۔

مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۹۴ء کو آپ کا لیکچر یو - پی - مشن چرچ
میں ہوا - جہاں کہ لیکچر ایک عام شوق پر تھا - وہاں کا شوق
بھی کچھ ایسا ہی دیدنی تھا - آج ہی شام کو آپ کا لیکچر مشن
ہال میں انڈین ریفارم سوسائٹی کی نسبت زبان انگریزی میں تھا سینکڑوں
یورپین ہندوستانی جنٹلمین حاضر تھے - اور پادری صاحب موصوف
کے لیکچر سے عش عش کرتے تھے ۔

حضرات یہاں تک ہمنے پادری صاحب کے لیکچروں
کا خلاصہ آپ کو بتلا دیا - اب دو چار باتیں ہم بھی کہا چاہتے
ہیں - بحیثیت رپورٹر ہونے کے ہم اپنی ڈیوٹی خیال کرکے
آپ کے ہر ایک لیکچر میں حاضر ہوئے - اور ہر ایک بات جہاں تک
ممکن تھا نوٹ کر لی - ایک روز اپنے کسی دیسی عیسائی بھائی سے
استدعا کی کہ ہم آپ سے پرائیویٹ میں کچھ بات چیت کرنا چاہتے
ہیں - ہم بخوشی اپنا بزرگ سمجھ کے اُس وقت آپنے ہمیں
اپنے سینہ سے لگایا اور دوران گفتگو میں فرمایا کہ آج مجھے
ایک جنٹلمین آف اجمیر سے دیر تک بات چیت ہوئی جنٹلمین
صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ ہندوستان کیوں عیسائی
نہیں ہوتا - میں نے جواب دیا کہ صاحب مشنریوں کو اور یہ
کہ ہندوستان سے نکال دیجئے پھر دیکھئے - ساتھ ہی اس کے آپنے
رپورٹر سے فرمایا کہ جناب من جب تک ہندوستان سے مشنری
پرستی نیست و نابود نہ ہو جائے ہندوستانی کلیسیا کبھی ہرگز
ہرگز روحانیت میں ترقی نہ کریگی - گو کہ آپ کوئی دو گھنٹے تک
مجھ سے بات چیت کرتے رہے - اس سب کا خلاصہ ہمنے مختصر
کی مخالفت پایا - اگرچہ جھوٹ نہ بولا جائے تو ہم صاف صاف
کہتے ہیں کہ حضرات پادری احسان اللہ صاحب کی دینداری
و خدا پرستی میں کوئی کلام نہیں بلکہ درست معنی میں یوں کہہ سکتے
ہیں کہ آپنے واقعی مسیحیان ہند پر یہ احسان کیا ہے جو کہ جا بجا
حمد و وعظ کیا کرتے ہیں اس لئے ہم آپ کو مبارکباد دیتے
ہیں - اب رپورٹر ہونے کی حیثیت میں آپ سے دست بستہ
ملتمس ہو کے عرض کرتے ہیں کہ جناب عالی جس وقت آپ وعظ کہیں
میں اُس وقت ایسی سپرٹ سے کام لیجئے جیسی سپرٹ کے
رپورٹر کے جیسا کہ ہندوستانی نیشنل کانگریس میں ہوتے ہیں
اس سے یورپین ممبروں کی سخت توہین ہوتی ہو - جہانتک
ہمارا تجربہ ہو جناب یہ کہہ سکتے ہیں کہ فقط ممبروں نے بھی
مسیحیوں کو بال پرس کے اتنا ڈر گیا ہو اب اُن ہی کے بیچ بار
مستین ہو جہاں ایک پہلو میں دخل کیا ہو دوسرے پہلو میں
گورنمنٹ عالیہ کے قوانین کے سامنے مجرم ہو - میں امید کرتا ہوں کہ
پادری صاحب دیگر شہروں میں وعظ کرتے وقت مذکورہ بالا باتوں
کو ضرور مد نظر رکھینگے - اور رپورٹر سے ناخوشی ظاہر کرنے کے عوض
اپنی خوشی کا اظہار دعاؤں میں یاد فرما لینگے ۔ رپورٹر ۔

واقعات اور رسمیں

اخباروں میں لغویات

افسوس کہ آجکل کے اکثر اڈیٹروں نے تو یہ پیشہ اختیار
کر لیا ہو کہ چاہے مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں ہمیں اپنے
حلوے مانڈے سے کام ہے صرف ذرہ سی شہرت یا ناموری کے
خیال سے اپنے اخباروں میں طرح طرح کے لغویات اور بیہودہ
مضامین شائع کرتے ہیں - جب کوئی کسی کی تعریف میں کچھ لکھتا
ہے تو اُسے آسمان سے اور چڑھا دیتا ہے اور جب مذمت پکڑ یا دھتا
ہے تو زمین کی تہ کو پہنچا دیتا ہے - حکیموں کی تعریف میں اسقدر
مبالغہ کرتے ہیں کہ جنہیں ہرگز سو فیصد کی خاصیت سے بھی کسی
طرح واقفیت نہیں بیچارے دوا کا نام بھی صحیح صحیح بول نہیں سکتے
انہیں جالینوس زمان اور مسیحا بنا دیتے اور دوا کو اکسیر اعظم بتاتے
ہیں - دواؤں کے نام آب حیات - ضعیفے زندگانی طلسمات
کی گولیاں وغیرہ رکھتے - بڈھے کو جوان اور جوان کو طفل
ذخیرہ بنا دیتے ہیں - وہ بھی اس قسم کے بیہودہ مضامین سے
بڑے بڑے لوگوں کے دلوں میں جو شوق پیدا ہوں صرف

ہوا کرتے ہیں۔ اگرچہ ظاہری صورت ان باتوں کی کچھ زیادہ مضر نہیں معلوم ہوتی مگر ان ساری باتوں کا نتیجہ بہت بڑا ہو۔ اس نے قوم ہند کا بہت بڑا نقصان کیا اور کرتی ہے اور اگر حالت یہی رہی تو کرتی رہیگی ❖

اس سوال کا جواب کہ لغویات کا سبب کیا ہے مولانا مولوی ذکاءاللہ صاحب شمس العلماء فرماتے ہیں "کہ جب تاریکی جہالت کے ساتھ صحبت بد میسر ہوتی ہے تو ان کی پیداوار یہی لغویات پیدا ہوتی ہو جس میں بیٹا باپ کا پورا اثر ہوتا ہے جب یہ اولاد ہوش سنبھالتی ہے تو مدرسہ میں تعلیم کے لئے جاتی ہے وہاں وہ چھوٹے بڑے جھوٹوں کے بنانے میں اپنی ذہانت دکھاتی ہے۔ جب بڑی ہوتی ہے تو بے حیائی سے اپنی شادی کرتی ہے۔ اب کوئی اس بے حیائی کو حیات کی روح دیتا ہے کوئی اسکو سہاگ بتاتا ہے کوئی عزت کا زر مبادلہ کوئی بزرگی اور کوئی خدا کی ہی ہو ان دونوں میں اس گنج کے بعد ایسا ربط ہوتا ہے کہ کبھی وہ انقطاع نہیں ہوتا۔ ان کی اولاد اس کثرت سے پیدا ہوتی ہے کہ ان کے ناموں کی فہرست نہیں بن سکتی" ❖

پس لائق نامہ نگاروں کو مناسب یہ ہے کہ ایسے پوچ و لچر مضامین کو اپنے معزز اخبار میں ہرگز جگہ نہ دیں ❖

(راقم جوزف بہاری لعل ستاد ارزہیں)

بٹالہ

دو روز سے خوب بارش ہو رہی ہے۔ جاڑوں میں ساون کا لطف آ رہا ہے۔ دریا بہ درست آئینہ فصلیں لہلہا رہی ہیں۔ سبزہ زار جوبن پر ہے۔ غریبوں کے دل میں اُچھل رہے ہیں جو نرخ غلہ بہت گراں ہے۔ آخر دنیا بامید قائم ہے ❖

کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی صفائی کے لئے گھنٹہ گواہوں کی فہرست پیش کی تھی۔ اور گواہ بھی کون؟ سر سید احمد صاحب بالقابہ اور سردار محمد حیات خاں صاحب نجم ہند جیسے جیسے اشخاص۔ مگر اجلاس کے ایک دیباہ قہر ہوا جس سے مقدمہ کا رُخ ہی پلٹ گیا۔ یعنی تاریخ سیشن کے روز عبدالحمید جس کا اقبال وہ مجسٹریٹ کے سامنے ہو چکا تھا کہ میں ڈاکٹر کلارک صاحب کو قتل کرنے کے لئے مرزا صاحب کی طرف سے مقرر ہوا ہوں۔ حوالہ پولیس کر دیا گیا معلوم نہیں وہاں اُسے کیا ہوا کہ وہ یکایک اپنے سابقہ بیان سے صاف منکر ہو بیٹھا چنانچہ کل مورخہ ۱۰ اگست کو اُس نے عدالت میں تحریر کرا دیا کہ ڈاکٹر کلارک صاحب کے کسی مرید نے مجھے پٹی پڑھائی تھی جس میں صاحب موصوف کا کچھ قصور نہیں ہے۔ اس بیان کی نسبت مختلف چہ میگوئیاں عوام میں ہو رہی ہیں۔ پیر کے روز فیصلہ سنایا جائیگا۔ اس لئے مقدمہ کی نسبت کوئی رائے دینا پیش از وقت مناسب نہیں ہے ❖

ہمارے شہر کے رسمی مفسر رحمت مسیح صاحب واعظ آجکل پادری احسان اللہ صاحب کے ساتھ گاؤں کے علاقہ میں وعظ منادی کر رہے ہیں۔ خدا ان سرگرم جوانوں کے کام میں برکت بخشے ❖

جس خوش اسلوبی اور سیدھی طرح کیساتھ "مفسر واعظ" نے کرسچن ایڈووکیٹ میں مضمون "روحانی بیکاری" کے سلسلہ کا خاتمہ کیا ہے وہ نہایت قابل تحسین ہے۔ کاش ہمارے سب مسیحی بھائی اسی طریق کو اختیار کریں ❖ نامہ نگار

دیانند تمر بھاسکر

آریہ سماج کے بانی دیانند سرستی کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا جواب ایک پنڈت نے جو سناتن دھرمی ہو اپنی کتاب دیانند تمر بھاسکر نامے میں دیکر خوب تردید کی ہے اور اس کتاب کو میں نے اول سے آخر تک دیکھا۔ اُس کی ہر ایک فصلوں کی بخوبی تردید کی ہے اور اُس کی جھوٹی تاویلات کو خوب ثابت کر کے دکھلایا ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جس حالت میں خود ہندو مذہب کے اور سنسکرت کے تربیت یافتہ لوگ کتاب ستیارتھ پرکاش کو لغو سمجھتے ہیں اور اُس کے سب جھوٹ کے اوپر بڑی دلیلوں کے ساتھ ثبوت دیکر جھوٹ ثابت کیا تو اب آریہ سماج کے لوگوں کو پنڈت دیانند کی پیروی کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا اور ایسی ٹوٹی ناؤ پر بیٹھ کر رہ سکتے ہیں بلکہ وہ اس بھوساگر سے پار اُتر جاوینگے۔

جو سچائی کے طالب ہیں اور حیات ابدی چاہتے ہیں ان کو سچائی کی پیروی کرنا چاہئے اور وہ سچائی جو حیات ابدی بخشتی ہے وہ خدا باپ کا فضل ہے جس میں کوئی جھوٹ نہیں اور وہ یسوع مسیح کی نجات ہے ❖

یہ کتاب دیانند تمر بھاسکر راجپوتانہ کے مشن ایریا میں پنڈتوں کے پاس رکھنے کو کافی مشنریوں کے پاس بھیجی گئی میں نے راجپوتانہ کے یو۔ پی مشن کے مشنری صاحبان سے درخواست کر کے چند جگہہ رکھوا دی ہیں کہ جس سے طالب العلم دیانند سرستی کی جھوٹی تعلیم سے خبردار کئے گئے اور مناد دوں کو اس کتاب کے پڑھنے سے آریہ سماج کی جھوٹی دلیلوں کا حال اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ اگر اور مشنوں کے سکولوں میں اور مناد دوں کے لئے یہ کتاب رکھی جاوے تو میں اُس کو فائدہ مند سمجھتا ہوں ❖

یہ کتاب شہر بمبئی میں کھیمراج سری کرشنداس بک سیلرز کی دوکان پر مل سکتی ہے ❖ ایم کے۔ ملو چیکب شنگ

شملہ

جناب ایڈیٹر صاحب و ناظرین اخبار نورافشاں کو معلوم ہو کہ شملہ پریم سبھا جو چھ ماہ سے بند تھی سو خدا کے فضل سے جون ۱۸۹۸ء سے اب دوبارہ پھر جاری ہو گئی ہے اور دن بدن ترقی پر ہے۔ اور اُسی طرح دوم و بدھ کے روز میں جمعہ کی شام کو ۲ بجے منعقد ہوتی ہے۔ جس کی کارروائی مطبوعہ ۱۰ اگست ۱۸۹۸ء کے پرچہ میں شایع کر چکے ہیں۔ اور اس سال پریم سبھا کا انتظام پچھلے سے بہت اچھا ہے سیکرٹری



امسال بہت لوگوں کو اس سے روحانی فائدہ پہنچیگا اور
اس کے منتظم امسال تبدیل بھی کئے گئے ہیں۔ جیسے مسٹر
... پریذیڈنٹ و مسٹر این سالومن آنریری سکرٹری و
مسٹر روپ داس اسسٹنٹ سکرٹری و مسٹر جیمس ...
... مسٹر ہیڈ جنرل خزانچی اور علاوہ اس کے پریم سبھا
میں کچھ بہت عمدہ عمدہ مضمون کے ہو رہے ہیں۔ دوپہر
کو مسٹر جیرنٹ سنگھ صاحب نے جو کرٹ گڑھ سے تشریف
لائے ہیں دیئے۔ جس سے کہ ہم کو اور غیر قوموں کو بہت فائدہ
پہنچا۔ ہم مسٹر مذکور کے بہت مشکور ممنون ہیں۔ یہ
صاحب نہایت دیندار ... ہیں۔ اوروں کی طرح
نہیں ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اکثروں کا حال دیکھا ہے۔ کہ اپنے
ہی مطلب کا بھلا چاہتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کی بھلائی
نہیں چاہتے ہیں۔ ہماری خدا سے دعا ہے کہ خدا ایسے
آدمی کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ تاکہ ایسے آدمی کے ذریعے
خدا کا جلال ظاہر ہو۔

ایں سالومن عفی عنہ

شعر و سخن

مسدس در باب محبت

اے ادائی چل اے اس جا سے یکتائے زمان
... نوبت پہ نوبت بجنے آئے ہیں یہاں
گو فتنے جھاڑ ڈالے غنچہ اے بوستاں
... کی چوٹیوں پر ہو بنا تیرا مکاں تو تو
... کی تبدیلیوں سے کچھ نہیں تجھ کو خطر
گو ہو جائے نظام شمس بھی زیر و زبر
دل تجھے کو فردا ... جان ہو تیری قسم
... کو دیتی ہو تو ہی عقل سلیم

تیرے آگے دو گھڑی کی بات ہے کار عظیم
سکتے میں ہیں دیکھ تیرے کرشموں کو حکیم
جابجا جانب اس جہاں میں ہے بلا ہو تیرا
دوسرے عالم میں بھی پھیلا ہوا جادو ہے تیرا تو تو
بخشتی ہے تو ہی سب کو راحت دار السلام تو تو
رہتا ہو جو گرد تیرے قدسیوں کا ازدحام
ہوتی ہو تو نے داوں کی تجھ سے ہی منزل تمام
بے وطن سب خانوں کی ہو تو ہی جائے مقام
غم الم تجھ سے ہی گھٹتے ہیں دل مجروح کے
دور کرتی ہے تو ہی آزار قلب و روح کے
تو کڑے وقتوں میں بن جاتی ہے انساں کی طبیب
درد کا تلخ میں رہتی ہو تو اس کی حبیب تو
سامنے لاتی ہو جب اس کے اجل وقت مہیب
تجھ سے ہی ہو تم ہو اس کو نوشتہ حقیقی نصیب
چلچلاتی دھوپ میں بن جاتی ہے ابر سیاہ
شب کو پایہ نور کا بنکر تو دکھلاتی ہو راہ تو
ہو محبت جاودانی - ہو خدا کی ہمقریں تو
تفخر معراج قدسی - حامل اسلام دیں
منظر فردوس و جنت - طور اہل مومنین
منتظر انوار رحمت - پرتو عرش بریں تو
کاٹنے والی ہے تو ہی تو غم ایام کی تو تو تو
چھانٹنے والی ہے ظلمت تو فراق شام کی
زر لاتی ہو خدا سے بیکس و مجبور کو تو تو
وہی راحت ہو دیتی تو دل رنجور کو تو
تو بنادیتی دائم ہو جنات مقصود کو تو تو
ہمسری ممکن نہیں ہے تجھ سے کو وزر کو
زندہ کر دیتی ہو مردوں کو تیری قوت کی صوم
ہوتی پیدا ہو نہیں جب تو برستی ہجوم ہجوم
دیکھتی ہو شاداب دائم تو ہی ایماں کا شجر

تجھ سے ہی آتے رہینگے حشر تک اس میں ثمر
راستبازوں کے لئے ہو جاتی ہو میٹھی ثمر
لپٹے ہیں طالبوں کا ہو تو ہی روشن قمر
بے شبہہ تو کر دکھائے جو ہو امکان سے بعید
ہر جگہ صاف ... ہو تیرا یا ذوئے سعید
جب کہ کٹھن آوے گھڑی تو ساتھ دیتی ہو مدام
تو ہو جس جا ہو وہاں آسائشوں کا جمگھٹ
تجھ سے بڑا ہونا کا ہو تکا پورا مدعا
تو نے کر دکھایا تھا جس کا ہو گیا اس کا خدا
جان لی اپنی حقیقت جس نے پہچانا تجھے تو
پایا اپنے رب کو جس نے خوب ہی جانا تجھے
اے محبت تا ابد تیرا ہی جھلکارا رہے۔
زندگی کے افق پر تیرا چمکارا رہے تو
گم رہتا اوج فلک پر تیرا سیارہ رہے تو
نور افشاں ابدیت تک تیرا مینارہ رہے
واسطے تیرے نہیں ہو گردش لیل و نہار
وصف تیری زیست کا ہو بے کنار و بے شمار
اے ظہور ذات - عالم میں نہیں تیرا نظیر تو
مردہ دل کی جان ہو تو - قوت برنا و پیر
موم کر دیتی ہو پتھر کو تیری ذات کبیر تو
شل ہو ... زمانہ میں تیرا تیر کار ...
ایک دم میں دشمنوں کی مشتیں کھولتی ہو تو
دل میں ان کے دوستی کے بیج بوتی ہو تو
بے بیاں ہو وصف تیرے - کب تلک ہوویں بیاں؟
گو لگے بیٹھے ہیں تری تعریف میں شیوا بیاں
دل کی حسرت مٹ گئی جب یہ بلا تیرا نشان
بیعت کا آشوں ہے تر ہو تجھ سے اے جان جہاں
میں ہوں تیرے شکنجے کے تلے ہر دم عجیب تو
کالنجوم تقرب بعد الطلوع في السماء

... عفی عنہ

ملکوں و شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن اگست ۲۰ - عثمانی بنک نے یونانی تاوان جنگ کی پہلی قسط دس لاکھ چنگی کا اقرار کیا ہو ✦

لنڈن اگست ۲۰ - لارڈ سالسبری نے اخبار ڈیلی کرانیکل کے ایک وکیل سے گفتگو کرتے وقت کہا کہ مجھے اطمینان ہو کہ سرحد پر کوئی عظیم خوف طاری نہیں ہو اور جا بجا جس اعلیٰ درجہ کی فوج اُس طرف ہو ایک مشکل کا مقابلہ خاطرخواہ کر سکیگی ✦

لنڈن ۲۰ - اگست - لنڈن میں بجلی سے چلائی جانے والی گاڑیاں چل رہی ہیں ✦

شملہ اگست ۲۰ - بغیر کسی مقابلے کے جنرل بلڈ مقام کوٹگاے میں پہنچ گیا ہو یہ وادی سرسبز اور کھلی ہوئی ہو۔ گاؤں کے باشندے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں ✦

آفریدیوں کے جرگے کی رپورٹ میں مبالغہ کیا گیا ہو۔ میاں گل مطیع ہو گئے ہیں ✦

کوہاٹ - اگست ۲۰ - کرم کی فوج کی بابت میں بیان ہو کہ اورکزئی سمانا پر حملہ کرنے والے ہیں جہاں سے مدد کے پیغام آرہے ہیں ✦

مقام سمانا کی خبر میں بیان کیا گیا ہو کہ چار ہزار آفریدی معہ ایک ہزار گھوڑوں کے ندی کوتل پر پڑے رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ آفریدیوں میں آپس میں تکرار ہو رہا ہو ✦

جنرل نسن کل کوہاٹ میں پہنچ جاویگا۔

پراچنار اگست ۲۰ - آج صبح سمانا سے خبر آئی ہو کہ اُس جگہ امن امان ہو ✦

مسافر لی کی جماعتیں بسبب آپس کی تکرار کے جو ہر طرح اُس وقت بس چلی گئی ہیں گر ہماری طرف سے اس قدر مقام جنگ موجود ہو کہ اگر ۲ ہزار بھی آپڑیں تو اُن کے لئے کافی ہو گا ✦

پرچنار اگست ۲۰ - سمانا سے خبر آئی ہو کہ سماڑی لے بلوہ کیا ہو اور آج رات مقام سمانا پر حملہ کرنے والے ہیں ✦

کھر اگست ۲۰ - آب و ہوا یہاں سرد ہو گئی ہو گر تنبوؤں میں گرم ہو۔ وادی اور پہاڑی اطراف سبز نظر آتے ہیں اور ملاکنڈ سے سوات تک نظارہ بہت عمدہ ہو ✦

ہر ایک چیز امن نظر پڑتی ہو اور گاؤں والے تجارت کرنے لگے ہیں ✦

گمان غالب ہو کہ سواتی کافی جنگ کر چکے ہیں اور اب با امن زندگی بسر کرنے کے خواستگار ہیں ✦

شیرانی - اگست ۲۰ - قرب و جوار کے فرقے با امن ہیں ✦

ڈناخیل - اگست ۲۰ - کل دس اونٹ چوری گئے جب وہ مقام سیدگی میں چر رہے تھے ✦

لنڈن اگست ۲۱ - یونانی عہد و پیمان کی نسبت لارڈ سالسبری کے رُخ نے دیگر طاقتوں کو ناراض کر دیا ہو وہ الزام لگاتی ہیں کہ لارڈ موصوف کی خواہش ہو کہ اتحاد یورپ میں فرق آجاوے۔ خاموشی ابتک جاری ہو ✦

لنڈن اگست ۲۱ - قسطنطنیہ کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہو کہ جرمنی اتحاد یورپ سے نکل جانے کی دھمکی دیتی ہو۔ اگر صلح نامہ کی وہ دفعہ جو تھسلی کے خالی کرنے کی نسبت ہو جیسی پیش کی گئی ہو منظور نہ کیجاویگی ✦

لنڈن اگست ۲۲ - غیر ممالک کے امیر البحروں نے مقام کینیا میں حفظ امن کی خاطر ایک انٹرنیشنل جیوری کمیشن قایم کی ہو ✦

لنڈن - اگست ۲۲ - بابعالی کے سفیر نے آرمینین کمیٹی کی جانب سے ایک خط جسکو ۱۸۹۲ میں بھیجا گیا تھا پایا ہو جس میں وہ بیان کرتی ہو کہ ہم سعی کرتے تھک گئے ہیں اور بلوہ آمد پر آمادہ ہیں ✦

کوئٹہ اگست ۲۲ - بلوچستان کے نامی سردار۔ مہراب خان - غوث بخش اور یار محمد آج گرفتار کئے گئے ہیں۔ اُن کی گرفتاری سے سلامتی میں ترقی پیدا ہو گئی ہو ✦

یہ گرفتاری جو بڑی کامیابی سے کی گئی ہو ایک جرار افسر کی کچھ مدت بڑی بھی ضرورت معلوم تھی پیدا کر یگی ✦

لنڈن - اگست ۲۲ - اخبار سٹینڈرڈ سرحدی آئے دن کی مہموں کے باعث خزانہ کے لٹ جانے پر بحث کرتے وقت کہتا ہو کہ ایک سپیشل کمیٹی معہ ایک سٹاف کے مقرر کیا جانا چاہئے جو سرحدی لوگوں سے باہمی ربط و ضبط کرے اور جاری رکھے ✦

لنڈن - اگست ۲۳ - لارڈ سالسبری نے طاقتہائے یورپ کے روبرو ایک تجویز پیش کی ہو جو تجویز کی رو سے یونان تاوان جنگ کی ادائیگی کے لئے اُٹھانے کے قابل ہو جاوے - اور طاقتہائے یورپ آمدنی میں اس قدر دخل رکھیں کہ روپیہ کا سود ہوتا رہے ✦

شملہ - اگست ۲۳ - خیبر سے خبر ملی ہو کہ آفریدیوں کے ایک بڑے گروہ نے علی مسجد کے قلعہ پر حملہ کیا ہو قلعہ مناڈا پر بھی حملہ کیا ہو۔

کہتے ہیں کہ اُنہوں نے ۲۸ سپاہی مار دیئے ہیں اور اُن کی بندوقیں چھین لی ہیں - خوف ہو کہ تمام آفریدیوں میں بلوہ ہو رہا ہو ✦

✦ ✦ ✦ ✦ ✦

مضامین مفید المبتدین

اِس آفت سے بچو

کسی دور کے ملک میں ایک خاندان رہتا تھا جو باوجود غربت ہونے کے بڑا خوش رہتا تھا۔ ایک پیارا سا لڑکا اُن کے ہاں تھا جس کو وہ ہنری کر کے پکارتے تھے۔ اس لڑکے کو گاؤں کے لوگ پیار کرتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ اس کے باپ نے جس کا نام چارلس تھا لڑکے کی ماں سے کہا کہ اگر فرصت ہو تو کیا تم میرے ساتھ باہر جا سکتی ہو۔ بیچاری کی شام تھی گھر میں بہت کام تھا۔ ماں نے اپنے پیارے روشن آنکھ والے بیٹے کو باپ کے ساتھ بھیجدیا لیکن کہا کہ رات کو بہت دیر باہر نہ رہنا کیونکہ راتیں سرد ہوتی ہیں بیماری لگ جانے کا بڑا خطرہ ہو۔ باپ نے وعدہ کیا کہ شام کے کھانے کے وقت وہ دونوں کے دونوں واپس آ جاینگے۔ گرم کھانا اُس وقت ہمارے واسطے تیار ہو۔ ماں نے بڑی شفقت سے دونوں کو رخصت کیا اور اپنا کام کرنے لگی۔ باپ اور بیٹا گاؤں میں اپنا کام کرتے رہے اور شام کے شہر کی طرف روانہ ہوئے ۔

باپ نے ہنری کو دو تین خوبصورت کھلونے لے دئیے اور اپنی بیوی کے واسطے بھی کچھ خرید کیا۔ ہنری بہت خوش تھا باپ کے پہلو میں گاڑی پر جھک کر کہنے لگا۔ بابا جان اچھے ہو۔ باپ نے کچھ گرم کپڑا اُس کے گرد لپیٹ دیا کہ ٹھنڈ نہ لگ جائے۔ جب کوئی آدھا رستہ آ گئے ہونگے تو باپ نے گاڑی کو ایک عجیب عمارت کے سامنے کھڑا کیا جس کو ہنری نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ باپ لڑکے سے کہنے لگا کہ مجھے اس جگہ کچھ کام ہے۔ تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤنگا

ہنری چپکا بیٹھا دیکھتا رہا۔ کہ یہاں کھڑکیوں میں پردے کیوں پڑے ہیں اور لوگ کیوں اندر بہت ہنستے اور شور مچاتے ہیں۔ میرا باپ ضرور یہیں آکر ٹھہرا ہوگا۔ کاش مجھے بھی اندر لیجاتا۔ کئی گھنٹوں کے بعد اُس کو سخت سردی معلوم دینے لگی برف پڑنا شروع ہو گیا۔ تب وہ گاڑی کے نیچلے درجے میں جہاں گھوڑے کا گھاس رکھا تھا لیٹ گیا اور کہنے لگا کہ اب میں اپنی دعا مانگ کر سو جاؤنگا ۔

آدھی رات کو باپ لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا اور ہنری کو کانپتے ہوئے ہاتھ سے ڈھونڈھنے لگا جب اُس کو گاڑی کے نیچے سوتے پایا تو اُس کو تسلی ہوئی اور جلدی ہانک کر گاڑی گھر لے آیا۔ مگر کسی نہ کسی طرح گاڑی سے اُتر کر گھر کے اندر گیا پر اُس نے نہ اپنی خوف زدہ پیاری بیوی کا منہ دیکھا نہ اُس کو ہنری کی یاد رہی۔ کچھ اُلٹی سیدھی باتیں بکنے لگا۔ یہ سنکر اُس کی بیوی بھاگ کر باہر گئی اور ٹٹول کر اپنے لڑکے کو اندر لائی اور اُس کو گرم کرنے لگی۔ لیکن جب کچھ نہ ہو سکا تو ڈاکٹر کو بلا بھیجا جس نے آکر کہا کہ لڑکا سردی سے ٹھنڈا ہو کر مر گیا ہے۔ باپ کے کان میں جب یہ آواز پہنچی تو ایک دم سے اُس کو ہوش آئی اور کہنے لگا کہ خدا نے جب اور کسی صورت سے میری شراب چھڑوانے کی نہیں دیکھی تو میرا لڑکا میرے سے لے لیا۔ میں خدا کے سامنے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اب سے کبھی بھی یہ خراب چیز میرے ہونٹوں کو نہ چھوئیگی ۔

دوسرے روز اگر تم اُس گھر میں جاتے تو ایک حلیم۔ غمزدہ عورت جس کے بال ایک ہی رات میں سفید ہو گئے تھے تم کو ملتی اور ایک غم سے دبا ہوا آدمی بیٹھا ہوا تمہیں نظر آتا ۔

اتوار کی صبح کو پادری نے آکر کہا کہ آج اگر چارلس ہنری خوشی میں وعدہ کرے تو کیا ہی اچھا ہو وے۔ شاید اُس کے خوفناک تجربے سے اور بہت لوگ سے ہوئے باپ بیخبر ہو جاتی بازآ جاویں۔ چارلس کی بیوی نے بھی اس بات پر رضامندی ظاہر کی۔ چارلس نے ممبر پر کھڑے ہو کے اپنے گناہ کا پورا پورا احوال بیان کیا۔ عورتوں کے منہ پیلے پڑ گئے آدمیوں کے سر جھک گئے۔ چارلس نے کہا جو لوگ کل میرے ساتھ اس گناہ میں شریک تھے آج میری سنو اور اس سے باز آؤ۔ ہر ایک نے دل سے کہا کہ خدا میری مدد کرے تو میں ایسا ہی کرونگا۔ اُس دن سے اُس شہر میں بہت فرق ہو گیا۔

ہر لڑکا تم کو معلوم ہو کہ تم میں سے بہت کم ابھی اس عادت میں گرفتار ہو۔ مگر تم ہشیار رہو کہ شیطان شاید کسی دوست کے ذریعہ یا باپ کے نمونے یا کسی اور طرح سے تم کو اس دل کے توڑنے والے گناہ میں نہ پھنسا دے۔ اگر تم اپنے گھروں سے دور ہو تو اپنی پاک بہنوں اور عزیزاؤں کا خیال کرو کہ تم کس طرح سے شراب کے جھوٹے ہونٹوں سے اُن کو بوسہ دے سکتے ہو۔ تم کس طرح اُن کے منہ کی طرف تک سکتے ہو۔ اور جب تم نے رشتہ داروں سے ملاقات نہیں کر سکتے ہو تو کس طرح پاک مسیح سے ملاقات کر سکو گے جب وہ بادلوں پر آئیگا۔ شراب خواری بڑا ہی قبیح گناہ ہے۔ اس کے نتائج نہایت ہی بُرے ہیں۔ گھروں کے گھر برباد ہو جاتے ہیں جوانی جو خدا نے کام کرنے اور خوشی بخشنے کو دی ہے خراب ہو جاتی اور تمام طاقتیں جاتی رہتی ہیں۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ تم روز بروز زہر کا پیالہ جو کہ جلد اُس سے اثر پذیر ہو لیکن یہ زہر قاتل آہستہ آہستہ ایسا نقصان کرتا ہے کہ کسی صورت سے اُس کے خوش کن انسان زندگی اور تندرستی سے نہیں بچ جائے ۔

اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خداوند کو یاد کر۔ زندگی کی صبح سے پرہیزگاری اور نیکی کا پیچھا کر۔ درخت جب چھوٹا ہو سیدھا کیا جا سکتا ہے اور کاٹنے چھانٹنے سے خوبصورت اور سیدھا ہو گا۔ نہیں تو جب بڑھ گیا اور مضبوط ہو گیا تو کبھی بھی سیدھا نہیں ہو سکتا۔ خبردار شرابخوری کی آفت کو چھونا بھی نہ

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحات [illegible]

کا نتیجہ ہو۔ وہ اصل پاک تھا۔ وہ اُس کے لئے ایک گناہ اور حد سے زیادہ نفرت کرنے میں مشہور ہے۔ گناہ اس قدر ہمارے طور [illegible] میں گھسا ہوا ہے کہ ہم اُس کی خرابی حد تک نہیں پہچانتے لیکن وہ اس کی اصلیت کو جانتا تھا یہاں تک کہ اس کے لئے زندگی جانا نہایت مشکل تھا۔ مگر اُس نے ہماری خاطر اُس کے نتیجے کو یعنے موت کو پوری طور سے سہا۔ اُس کا نام مبارک ہو۔ برہ جو ذبح ہوا اس لائق ہے کہ قدرت اور دولت اور حکمت وطاقت اور عزت وجلال اور برکت پائے۔ مکاشفات ۵: ۱۲ ۞

روح کی بھرپوری

باب ۶

کتنی دیر بعد

اگر یہ سوال کیا جاتا ہو کہ نو پیدائش کے کتنے عرصے بعد روح کی معموری حاصل ہو سکتی ہے۔ بعض لوگوں کو معلوم ہے کہ خدا نے وقت ہم پر سر نو پیدا ہوئے۔ اور انگوروں کی تبدیلی کی خاص گھڑی بھی یاد ہو۔ اسی طرح سے بعضوں کو یہ بات کا علم ہے کہ خدا نے دن ہم روح قدس سے بھر ہو گئے گئے۔ اُن کو اس بات کا سبب یک تجربہ ہوا ہو۔ اور ممکن نہیں ہے کہ کوئی بھی اپنی دلیلوں سے اُن کو قائل کرے کہ تم نے اس طرح سے روح کی بھرپوری نہیں پائی۔ برعکس اس کے ایسے بھی لوگ ہیں جو نہیں جانتے کہ کس وقت ہوئی نو پیدائش ہوئی۔ پر وہ بھی پختہ ثبوتوں سے اُن کو یقین ہو گیا ہے کہ فی الحقیقت یہ واقع ہوئی ہے۔ اسی طرح سے بعض نہیں جانتے کہ خاص کس وقت روح کی معموری حاصل ہوئی۔ گو رفتہ رفتہ ان اسباب کا علم ہوا کہ سیری ہے اگر دل کو اپنی حضوری سے معمور کرے۔ تجربہ کاری میں البتہ بہت کچھ فرق ہو۔ مگر یہ ممکن ہے کہ جیسا اُن لوگوں کو روح کی بھرپوری حاصل ہوئی ہو جو خاص وقت بتا سکے

میں ویسا ہی ان لوگوں کو بھی ویسی برکت ملی ہو حالانکہ اُنکو وقت کا کچھ خیال نہیں ۞

پھر نو پیدائش کے کتنی دیر بعد روح کی معموری حاصل ہوتی ہے۔ رسولوں کا یہ حال معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی پیروی سالہا تین برس تک کرتے رہے۔ اور تب اُن کو یہ معمولی نعمت عنایت ہوئی۔ اعمال ۲: ۴۔ سامریوں نے مسیح کو مانا اور چند ہفتہ بعد اُن کو بھرپوری حاصل ہوئی۔ اعمال ۸: ۱۴۔ ۱۷۔ اور یہی حال افسیوں کا بھی تھا۔ اعمال ۱۹: ۱۔ ۷۔ مگر پولُس مسیح کو ماننے کے تین دن بعد روح سے معمور ہوا۔ اعمال ۹: ۱۷۔ پھر ہم یہ بھی دیکھتے کہ قرنیلیوس اور جس کے گھرانے کو اُسی دن نجات ملی اور اُسی دن وہ روح سے اعمال کئے گئے۔ اعمال ۱۰: ۴۴۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ خدا کے نزدیک اسباب کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس طرح کی دیر ہو۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ معتقد کو اعتقاد لاتے ہی اور نجات پاتے ہی روح کی معموری حاصل ہو جس وقت کہ ہم زندگی پاتے ہیں اُسی دن زیادہ زندگی پا سکتے ہیں۔ اگر ہمنے نجات پاتے وقت روح کی بھرپوری حاصل نہیں کی اور پھر بعد میں بھی اس کو نہیں پایا اور اس وقت ہماری روح کی بھرپور زندگی نہیں ہے۔ تو یہ کس کا قصور ہے؟ ۞

ضرورت

کیمپ ڈاکٹر ینگ ایک مدرس اُستاد کی نارووال مشن اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کی سکنڈ ماسٹری کی اسامی کے لئے ضرورت ہے۔ اُن درخواست کرنے والوں کو ترجیح دی جاویگی جو ایف۔ اے پاس شدہ ہونگے اور جن کے پاس کم از کم جے نیر انگلو ورنیکلر سند ہوگی ۞

دائمی پیش اُستاد کو معقول تنخواہ دیجائیگی۔ وہ اپنی سند نقول اسناد داخل سند نہ بھیجنی چاہئے کیونکہ وہ بس ضائع ہو جائینگی۔ ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں ۞

المشتہر پادری سی۔ ایم۔ [illegible] مشنری سیالکوٹ نارووال ضلع سیالکوٹ

ضرورت

کلکتہ کو ایک ایسے دیسی مسیحی خاوند اور بیوی کی ضرورت ہے جو دونوں تیز اور آیا کا کام کر سکیں سائل معہ سرٹیفکیٹ درخواست کریں ۞

المشتہر

مسز فورمن دی۔ [illegible] سٹریٹ ۔ کلکتہ

اِشتہار

مجھکو ایک۔ ایف۔ اے۔ یا سند یافتہ استاد کی مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر ہو سکے مبلغ [illegible] تنخواہ اور مبلغ [illegible] ماہوار الاؤنس پر ضرورت ہے ۞

المشتہر

جوالسی [illegible] کا مسیا [illegible]

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے

پرانی شیٹ کی ریلیں

مسابل جو دام نرخ اور پہنچانے کے شرائط وغیرہ کی نسبت سٹور کیپر صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ۞

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب اڈیٹر و مہتمم نورافشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودہانہ میں ایم۔ [illegible] کے اہتمام سے چھپا ۞